Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷-۴۲ | جمعرات - ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۲ شہادت ۱۳۷۱ ہش - ۲ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۸

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع اور خصوصی دعا کی درخواست

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی تازہ رپورٹ یہ ہے کہ

"سیدہ بیگم صاحبہ کی بیماری میں ابھی تسلی بخش تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اور طبیعت ابھی تک تشویشناک حد تک خراب ہے۔ البتہ دو تین روز سے مزید انحطاط نہیں ہوا۔ اور صورتحال ایک ہی جگہ ٹھہری ہوئی ہے۔ اذنِ الٰہی سے بیماری کا رُخ جب وہ چاہے پلٹ سکتا ہے۔ لہٰذا احباب حضرت زکریاؑ کا انداز اپناتے ہوئے دعا جاری رکھیں۔"

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اُس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا۔ خون نہیں کیا۔ چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا۔ اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا۔ یا نوعِ انسان کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کر کے اُسے نیکو کاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہوجاتا۔ بدچلنی کرنے والے۔ چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ یہی ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پالیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۲)

"یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمالِ صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے، لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کر سکتا ہے اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ شہوانی قویٰ کاٹ دیئے جائیں۔ پھر وہ گناہ جو ان اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کر سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفسِ مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفسِ مطمئنہ اُسے اندھا کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا۔ کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ وہ کان رکھتا ہے مگر بہرہ ہوتا ہے اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سُن سکتا۔"
(ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۴)

نمازِ عید الفطر

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیت الاقصیٰ ربوہ میں نمازِ عید الفطر آٹھ بجے صبح ہوگی۔ احباب وقت کی پابندی فرماویں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

○ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کمزوری بہت ہے

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ کی اہلیہ محترمہ عرصہ آٹھ نو ماہ سے شدید علیل ہیں پہلے چار پانچ ماہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل تھیں۔ اب گھر پر زیر علاج ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری سابق مربی غانا و نائیجیریا کے والد محترم چوہدری محمد لطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۶۲ جنوبی ضلع سرگودھا طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۶ مارچ ۹۲ء کو ربوہ میں وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز نماز عصر کے بعد بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب موصوف کی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں۔

خدا تعالیٰ کے تصوّر کو زیادہ سے زیادہ تازہ کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جو شخص اس یقین کے ساتھ زندہ ہے کہ ایک ذات اس کو ہمیشہ دیکھتی رہتی ہے۔ اس کی زندگی میں کوئی اندھیرا آہی نہیں سکتا۔ وہ روشنی کے وقت بھی روشنی میں رہتا ہے اور اندھیروں کے وقت بھی روشنی میں رہتا ہے اور یہ مضمون ایک جیسی شدت کے ساتھ سب پر چسپاں نہیں ہوتا۔ اندھیروں میں بھی نسبتیں ہوا کرتی ہیں۔ روشنی میں بھی نسبتیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک اندھیرے سے انسان روشنی کی طرف منتقل ہوتا ہے تو اگلی روشنی کے مقابل پر وہ پہلی روشنی اندھیرا دکھائی دینے لگتی ہے اس لئے یہ بہت لمبا سفر ہے اور اس کا علاج یہی ہے کہ خدا کے تصوّر کو زیادہ سے زیادہ تازہ کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ لمحات میں خدا تعالیٰ کے وجود کا تصوّر باندھا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۔ شہادت ۱۳۷۱ ہش ــــ ۲۔ اپریل ۱۹۹۲ء

صلاحیّتوں کی نشوونما

جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں۔ یا کر پاتے ہیں۔ اس سے یقیناً زیادہ کے اہل ہوتے ہیں۔ کرنا چاہیں تو اس سے زیادہ کر سکتے ہیں۔ تھک کر انسان بیٹھ تو جاتا ہے اور اس کا جی چاہتا ہے کہ سستائے لیکن اگر وہ چاہے تو تھوڑا سا فاصلہ اور بھی چل سکتا ہے اور اگر ابھی تک اسکی منزل نہیں آئی تو منزل کے زیادہ قریب ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ فوری طور پر ایسا نہ بھی کر سکے تو بعد میں تھوڑی سی مشق کر کے ایسا کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ یہی انسانی ترقی کا راز ہے۔ صلاحیت کو کام میں لائے اور صلاحیت کو بڑھاتا چلا جائے۔ تھک ہار کے بالکل بیٹھ جانا اسکی شان کے شایان نہیں ہے۔ حضرت امام جماعت الثالث۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔

"نجات کی معراج صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانا ہے یہ انسان کی اصل دولت ہے۔ یہ مادی دولت بھی ہے۔ یہ ذہنی دولت بھی ہے۔ یہ اخلاقی دولت بھی ہے۔ اور یہ رُوحانی دولت بھی ہے۔"

یہ بیان فرمانے کے بعد حضور اپنے ملک کی بات کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ

"اگر پاکستان کے سارے شہری اپنی اپنی استعداد کے دائرے کے اندر اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو اپنی انتہا تک پہنچا دیں تو ہمارا ملک دنیا کے امیر ترین ملکوں میں سے ہو جائے گا اور دنیا کے حسین ترین ملکوں میں سے بھی ہو جائے گا۔"

ملک کا امیر اور خوبصورت ہونا دراصل انفرادی امارت اور انفرادی خوبصورتی ہی کی ایک جھلک ہوتی ہے۔ جہاں انفرادی امارت اور انفرادی خوبصورتی نہ ہو وہاں یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس ملک کا سربراہ امیر ہے اور خوبصورت ہے لیکن اسکی ذاتی امارت عوام الناس کی امارت نہ ہوگی اور عوام الناس کی امارت نہ ہونے کی وجہ سے یہ نہ کہا جا سکے گا۔ کہ ملک امیر ہے۔ پس حضور نے جو کچھ فرمایا ہے وہ پہلے انفرادی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور پھر اجتماعی صورت میں۔ اسی لئے حضور نے فرمایا ہے کہ ہر شخص اپنی استعداد کے دائرے میں نشوونما پائے۔ اس کے پیش نظر ہم سب کا فرض ہے کہ ہم کسی جگہ بھی تھک ہار کر نہ بیٹھ جائیں۔ آگے بڑھیں اور آگے بڑھتے رہیں۔ کون جانے اس کی استعداد کا دائرہ کتنا وسیع ہے۔ یا وسیع ہو سکتا ہے۔

اپنی ڈگر پہ چلتے رہو، رات دن چلو
ہے حرزِ جاں سفر تو مسافت میں خود ڈھلو
ہمّت سے حوصلہ کو بناؤ بلند تر
آغوشِ ایزدی میں بفضلِ خدا پلو

ـــــ ابوالاقبال

○

نہ سیم و زر کو نہ لعل و گہر کو دیکھتے ہیں
جہاں میں اہلِ نظر اِک ہُنر کو دیکھتے ہیں

خوشی کی آنکھ میں بھی چشمِ تر کو دیکھتے ہیں
جو دِیدہ وَر ہیں مآلِ نظر کو دیکھتے ہیں

کھڑے ہیں بُت بنے سارے نگر کو دیکھتے ہیں
دِل و نظر ترے دیوار و دَر کو دیکھتے ہیں

مری تو آنکھ کے تاروں پہ ٹِک گئی ہے نظر
یہ لوگ کِس لئے شمس و قمر کو دیکھتے ہیں

جواب لایا ہے کیا دِل کی اِلتجاؤں کا
سوال بن کے کھڑے نامہ بَر کو دیکھتے ہیں

کبھی اِدھر کو کبھی اُس طرف نظر ڈالی
وہ کِس اَدا سے مِری چشمِ تَر کو دیکھتے ہیں

کوئی تو دیکھے گا زخمِ دِل و جگر اپنا
ہم اِس اُمید سے ہر دیدہ وَر کو دیکھتے ہیں

نظر میں کوئی بھی پَردہ نہیں رہا حائل
تمہی کو دیکھتے ہیں ہم جدھر کو دیکھتے ہیں

ہمیں خبر ہے حقیقت ہے کیا فسانہ کیا
فقط ہم آپ کی حدِّ نظر کو دیکھتے ہیں

نصیؔر داد یُونہی شعر کی نہیں ملتی
زباں کو دیکھتے ہیں سب ہُنر کو دیکھتے ہیں

نصیر احمد خان

اعلان تعطیل

عید کے موقعہ پر روزنامہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہٰذا ۴، ۵، ۶۔ اپریل ۱۹۹۲ء کو الفضل شائع نہیں ہوگی۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ـــــــ (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

بُت پرستوں کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بت بنانے کی ایک بڑی وجہ لوگوں میں عزت اور شہرت حاصل کرنے کی تمنا ہوا کرتی تھی وہ لوگ بڑے بڑے بت بناتے تھے۔ جیسے مصریوں نے ابوالہول بنایا۔ سینکڑوں فٹ اونچا اور ساری دنیا میں اس کی شہرت ہے۔ دور دور سے لوگ آتے اور اس کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ گویا خالی بُت نہیں بلکہ وہ ایسی شان کا بُت بناتے تھے کہ اس کی طرف خود بخود توجہ پھر جاتی تھی اور لوگ کہتے تھے کہ فلاں بُت بڑا عظیم الشان ہے۔ یا ان کے ایسے ایسے شاندار معبد بناتے تھے کہ دیکھنے والے دیکھتے اور حیران ہو کر رہ جاتے۔ پھر ان بتوں پر میلے کئے جاتے ہزاروں ہزار روپیہ خرچ کیا جاتا۔ اور وہ اپنے ہمسایوں پر فخر کیا کرتے کہ ہم نے کتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے مثلاً سومنات کا بُت بنایا اور اس پر لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا۔ اب جو دیکھنے والا بُت کو دیکھتا ہے کہ اس کی آنکھیں ہیرے کی ہیں۔ اس کے سر پر تاج ہے اس کے ہاتھ میں سونے کا گرز ہے اور اس کا قد اتنا بڑا ہے کہ سر چھت سے لگا ہوا ہے تو وہ مرعوب ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جتنا سونا اور چاندی اور ہیرے اور جواہرات اس بت کے پاس ہیں اتنی دولت تو میری سات پشتوں کے پاس بھی نہیں ہو سکتی۔ پس اس پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔ اور بُت بنانے والوں کی عظمت کا اسے قائل ہونا پڑتا ہے۔ اب چونکہ بت پرست بڑے بڑے بت بناتے تھے اور پھر اپنے ہمسایوں پر فخر کرتے تھے کہ ہم نے اتنا روپیہ خرچ کیا ہے اور جتنا زیادہ وہ روپیہ خرچ کرتے تھے اتنی ہی ان کی عزت بڑھتی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو قابل عبادت بنا لیا ہے تاکہ وہ ان کے لئے عزت کا باعث ہوں۔ یہ فرما کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ خدا کے بنانے پر تو ان کو کچھ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ کیونکہ وہ ازل سے موجود ہے۔ یہ لوگ صرف اپنی عزت اور شہرت کے لئے بڑے بڑے بت بناتے ہیں ان پر سونا اور چاندی اور ہیرے اور جواہرات خرچ کرتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے معبد بناتے ہیں تاکہ لوگوں میں فخر کر سکیں کہ ہمارا معبد اتنا شاندار ہے۔ ہمارا بت اتنا بڑا ہے اور ہم نے اس پر اتنا روپیہ خرچ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وسعتِ عمل خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے اور ان کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جو شخص صفات الٰہیہ پر ایمان نہ رکھتا ہو اس کا دائرہ عمل نہایت محدود ہوتا ہے۔ دائرہ عمل ہمیشہ اعلیٰ مطمحِ نظر سے وسیع ہوتا ہے اور جب کوئی اعلیٰ مطمحِ نظر سامنے نہ ہو تو اعمال بھی محدود ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے مقابلہ میں فلاسفروں کے اخلاق بالکل ہیچ ہوتے ہیں اور پھر ان کے اندر جو تھوڑے بہت اخلاق پائے بھی جاتے ہیں۔ ان کا دائرہ عمل محدود ہوتا ہے مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا جائے تو ہمیں آپؐ کے اندر تمام اخلاق دکھائی دیں گے۔ آپؐ میں سچائی بھی شاندار طور پر نظر آئے گی۔ آپؐ میں امانت بھی شاندار طور پر نظر آئے گی۔ آپؐ میں سخاوت بھی شاندار طور پر نظر آئے گی۔ آپؐ میں رحم بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ آپؐ میں غریبوں کی پرورش کا مادہ بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ آپؐ میں انصاف بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ آپؐ میں توکل بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ اسی طرح تحمل بردباری دوسروں کے جذبات کا احترام عورتوں سے حسن سلوک بنی نوع انسان کی خدمت، صبر، چشم پوشی، تعاون، تعاون باہمی، بہادری، ایفائے عہد اور اسی قسم کے سینکڑوں اخلاق آپؐ کے اندر شاندار طور پر دکھائی دیں گے لیکن کوئی فلاسفر ایسا نہیں مل سکتا جو تمام اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہو۔ بلکہ کسی میں کوئی ایک خوبی ہو گی اور کسی میں دو۔ پھر ان کا دائرہ بھی محدود ہو گا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جب تک کوئی اعلیٰ مطمحِ نظر نہ ہو اور جب تک کوئی ایسا کامل نمونہ سامنے نہ ہو جس کی نقل کی جا سکے اس وقت تک اعمال ایک محدود دائرہ میں ہی چکر کھاتے رہتے ہیں اور ان میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی اور چونکہ کلام الٰہی کا منکر خدا تعالیٰ سے اعراض کرنے کی وجہ سے صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا نہیں کرتا اس لئے قیامت کے دن بھی جب خدا تعالیٰ کی صفات کا ظہور ہو گا تو وہ اس کو پہچان نہیں سکے گا اور اندھوں کی طرح کھڑا رہے گا۔ جس طرح وہ شخص جس نے کبھی خربوزہ نہیں دیکھا۔ خربوزے کو دیکھ کر بھی اسے پہچان نہیں سکتا۔ اسی طرح وہ شخص جس نے صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا نہیں کیا وہ صفات الٰہیہ کے ظہور کو بھی پہچان نہیں سکے گا۔ اور نابینا ہونے کی حالت میں اٹھے گا۔ اس پر خدا سے کہیگا میں تو بڑا بصیر تھا مجھے اندھا کیوں اٹھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دنیا میں ہم نے اپنے رسولوں کے ذریعے بیسیوں نشانات اور معجزات ظاہر کئے تھے مگر تم نے ان کی طرف کبھی توجہ نہیں کی۔ اگر تم بینا ہوتے تو ہماری ان آیات کا انکار کیوں کرتے۔ پس چونکہ تم پہلے ہی اندھے تھے اس لئے آج بھی اندھے ہی اٹھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اخروی نابینائی درحقیقت روحانی ہی ہو گی۔ کیونکہ فرماتا ہے جس طرح اب تم روحانی امور کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح تم دنیا میں روحانی امور کو نہ دیکھ سکے تھے۔

عاد کے پاس کتنی بڑی طاقت تھی۔ سارے عرب اور عراق اور فلسطین اور شام پر ان کی حکومت تھی۔ مگر اب زمینیں کھود کھود کر عاد قوم کے آثار تلاش کئے جاتے ہیں اور اگر کسی کو کوئی نشان مل جاتا ہے تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے کہ میں نے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسی طرح فراعنہ کو دیکھ لو۔ ان کی کتنی بڑی طاقت تھی۔ لوگ ان کا نام سن کر لرزتے تھے اور خود ان کی یہ حالت تھی کہ اگر وہ دربار میں آتے تو اپنے منہ پہ نقاب ڈال لیتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم اتنی بڑی شان کے مالک ہیں کہ اگر کوئی شخص ہمارا چہرہ دیکھ لے گا تو وہ کوڑھی ہو جائے گا مگر اب ان کی لاشیں نکال نکال کر عجائب گھروں میں رکھی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں فرعون کی لاش ہے اور یہ فلاں فرعون کی لاش ہے۔ میں نے خود مصر کے عجائب گھر میں ایسی لاشیں دیکھی ہیں۔ فرانس کے عجائب گھر میں بھی لاشیں ہیں اور اب امریکہ والے کوشش کر رہے ہیں کہ وہ بھی کسی فرعون کی لاش لے جائیں۔ گویا فراعنہ مصر کی لاشوں کی اب ایسی ہی حیثیت رہ گئی ہے جیسے پرانے برتنوں کی ہوتی ہے کہ لوگ انہیں تماشے کے طور پر عجائب گھروں میں رکھ دیتے ہیں۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ایک زمانہ میں ہماری لاشوں کے ساتھ یہ سلوک ہونے والا ہے اور فرماتا ہے تم جو دعوے کرتے ہو کہ ہم تباہ نہیں ہو سکتے۔ ہمارے پاس مال ہے اور ہماری نسلیں خوب ترقی کر رہی ہیں کیا تمہیں غیب کا علم حاصل ہے یا خدا نے تم سے کوئی عہد کیا ہوا ہے کہ وہ تمہیں ہلاک نہیں کرے گا۔ یہی وہ باتیں ہیں جن پر تم اپنے اس دعوے کی بنیاد رکھ سکتے ہو لیکن اگر تمہیں غیب کا علم حاصل نہیں اور خدا نے تمہارے ساتھ کوئی عہد بھی نہیں کیا تو صرف اموال اور اولاد کا تمہارے پاس ہونا تمہیں تباہی سے نہیں بچا سکتا۔ کیونکہ دنیوی لحاظ سے بڑی بڑی طاقتیں آج تک تباہ ہو چکی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ غیب کی خبریں یا تو نجومی، رمّال اور اڈٹ پوپو وغیرہ بتایا کرتے ہیں اور یا پھر اللہ تعالیٰ کے انبیاء بتایا کرتے ہیں۔ یوں تو بعض دفعہ بچے بھی ضد میں آکر کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں چیز کا پتہ ہے حالانکہ انہیں پتہ نہیں ہوتا۔ مگر بچوں کی بات کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ توجہ یا تو نجومیوں یا اڈٹ پوپوں کی بات کی طرف کی جاتی ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی طرف کی جاتی ہے۔ پس چونکہ انہی دو ذرائع سے لوگ غیب کی خبریں حاصل کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اس جگہ بھی انہیں دونوں باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے۔ کیا تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ نجومیوں اور اڈٹ پوپوں کی پیشگوئی ہے یا خدا تعالیٰ کے کسی نبی نے ایسا کہا ہے۔

ایک دعا ایسے شخص کی ہوتی ہے جو رحمت کا مستحق نہیں ہوتا۔ اور ایک دعا ایسے شخص کی ہوتی ہے جو رحمت کا مستحق ہوتا ہے مگر رحمت کی صفت بھی آپ ہی آپ ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے لئے بھی بعض ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس رحمت کو ابھارنے والی ہوں۔ چنانچہ کبھی مشکلات، کبھی دشمنوں کے مظالم اور کبھی اپنی بے کسی اور بے بسی انسانی قلب میں دعا کا ایک غیر معمولی جوش پیدا کر دیتی ہے اور آسمان سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو جاتی ہے گویا صفاتِ الٰہیہ کا ظہور بعض خاص خاص محرکات کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔

چھوٹی کلاسوں کے بچے چھٹی کے وقت سکول سے نکلتے ہی آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی روڑا اٹھا کر دوسرے بچے کو مارتا ہے کوئی تختی سے اس کے ضرب لگاتا ہے۔ اور کوئی آپس میں گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ نہ صرف کتابیں پڑھائیں بلکہ بچوں کے کردار کی طرف بھی نظر رکھیں اور انہیں سمجھاتے رہیں کہ کھیل اپنی جگہ پر ہے اور تعلیم اپنی جگہ پر اور ان دونوں میں لڑائی جھگڑے کو کوئی جگہ نہیں ملتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

بوڑھے اور بچے

مضمون کا عنوان تو ہونا چاہیئے تھا "بچے اور بوڑھے" کیونکہ بچے نہ ہوں تو بوڑھے کہاں سے آئیں۔ بچہ ایک ننھی سی کلی ہے جو چٹک کر پھول بنتی ہے۔ پھر یہ پھول جوبن پہ آتا ہے۔ لہلہاتی ہوئی شاخ پہ ہلکورے لیتا ہوا ایک شوخ و شنگ پھول جو ایک ادائے دلربایانہ سے ہر کسی کی توجہ اپنی طرف کھینچتا ہے۔ نگاہوں کا مرکز بنتا ہے۔ اور توجہ کا طالب ہوتا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ اس کے گلابی عارض پہ مردنی سی چھانے لگتی ہے۔ نرم و نازک پتیاں کملا سی جاتی ہیں۔ صاف و شفاف جلد پہ جھریاں سی نمودار ہو جاتی ہیں۔ بڑھاپے کے سائے بڑھنے لگتے ہیں۔ اور آخر بڑھاپا دبوچ لیتا ہے۔

شیکسپیئر نے انسانی زندگی کو سات حصوں میں بانٹا۔ بچہ اپنی ماں کی گود میں ہمک رہا ہوتا ہے۔ پھر منہ بسورتے ہوئے چار و ناچار سکول کا رخ کرتا ہے۔ جوان ہوا تو اس کے لئے دنیا ہی بدل گئی۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں اور بعض دفعہ پھٹی کی پھٹی رہ گئیں الہڑ جوانی نہ جانے کن وادیوں میں لے گئی جفاکشی محنت اور مسلسل کام سے بھی جوانی ہی واسطہ پڑا۔ حتیٰ کہ ادھیڑ عمر نے آن دستک دی اور پھر بڑھاپے کے مہیب سائے بڑھنے لگے۔ اور آخر وہ وقت آن پہنچا کہ نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ نہ ذائقہ رہا نہ بینائی۔ اپنا ہی لباس یوں لگنے لگا گویا کہ مانگے کا ہے۔ ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں اور آخری منزل صاف نظر آنے لگی۔ بڑھاپا ایک حقیقت ہے۔۔۔ تلخ اور تکلیف دہ حقیقت اس کے مقابلہ میں بچپن کا دور پھولوں اور کلیوں کا دور۔ رنگوں اور خوشبوؤں کا دور ہے۔ اسے یقیناً فوقیت حاصل ہے اور اس کا تذکرہ پہلے ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن شاید یہ ہماری تہذیب و تمدن کا اثر ہے کہ قلم نے بوڑھوں کو اولیت دے دی۔ اور بچوں کو مؤخر کر دیا۔ وجہ یہ بھی ہے کہ اس مضمون میں بات زیادہ بوڑھوں کی ہی ہوگی بچوں سے متعلق فقط ایک امر کا تذکرہ ہو گا۔ بہر حال بچوں سے معذرت کے ساتھ بات بوڑھوں سے شروع کی جاتی ہے۔

بڑھاپے کی پذیرائی کس طرح کی جاتی ہے اس کا بہت کچھ انحصار سوسائٹی اور رسم و رواج [illegible] مشرقی سوسائٹی بوڑھے [illegible] کہ ان کی عزت و تعظیم کرتی ہے۔ مگر یہ بھی سچا ہے کہ بعض اوقات انہیں گھر سے باہر بھی دھکیل دیا جاتا ہے اور انہیں ڈیوڑھی میں چارپائی بچھانی نصیب ہوتی ہے (گو آج ڈیوڑھی کا تصور ختم ہو رہا ہے) کیونکہ کھانستے۔ بلغم پھینکتے بڈھے کو ماڈرن جوان بہوئیں برداشت نہیں کر سکتیں اور آخر اس کا ٹھکانہ ڈیوڑھی یا گھر کا کوئی کونہ بن جاتا ہے۔ ایسا کونہ جہاں اس کی بھیانک کھانسی کی آواز قدرے کم سنائی دے۔ بڈھا ایک کونے میں دبکا رہے اور گھر کے جوان بغیر کسی مداخلت کے (یعنی جوان نسل کے لئے ناقابل قبول فرسودہ آراء کے) اپنا کام کر سکیں۔ یہ تو تھی ایک ذرا خوفناک سی تصویر۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے جو نہایت ہی دلکش ہے۔ ایک سفید ریش بزرگ سر پہ سفید عمامہ رکھے۔ گھر کے سب افراد کے لئے معزز اور محترم، افراد خاندان کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھے ہیں۔ انکے لب پہ دعائیں ہیں۔ سب آنکھیں ادب و احترام سے ان کی جانب اٹھتی ہیں۔ ہر ایک انکی خدمت کرنے اور دعائیں لینے کا متمنی ہے۔ ان کے آرام و آسائش کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بہوئیں اور بیٹیاں ان کی آمد پہ سرکتے ہوئے دوپٹے سنبھال لیتی ہیں۔ (گو آجکل دوپٹے کچھ زیادہ ہی سرک گئے ہیں) ریڈیو پہ گانوں کی آواز دب جاتی ہے یا بند ہو جاتی ہے۔ ایک احترام کی فضا ہے ایک عزت کا سلوک۔ ان کی خاطر و خدمت احترام و عزت خوش دلی سے کی جاتی ہے۔ وہ بھی ہر طرف اپنی محبت اور شفقت نچھاور کرتے ہیں بچے ان کی نیم شب کی دعاؤں سے تقویت پاتے ہیں۔ ان کا وجود باعث برکت خیال کرتے ہیں اور ان سے عقیدت سے پیش آتے ہیں۔ اس قسم کے احترام میں جہاں دینی اقدار جھلک رہی ہیں وہاں ہمارے تہذیب و تمدن کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ جائنٹ فیملی سسٹم کی برکت ہے کہ نوجوانی کی دہلیز پہ قدم رکھتے ہوئے نوجوان بڑھاپے کی طرف بڑھتے ہوئے والدین کو خدا حافظ نہیں کہتے اور آخر انہیں تن تنہا چھوڑ کر رخصت نہیں ہو جاتے بلکہ سب افراد ایک لڑی میں پروئے رہتے ہیں۔ ہمارے ہاں خاندان ایک اکائی ہے جس کے افراد میں اتحاد و یگانگت ہے۔ اس لئے بوڑھے بیکار محض متصور نہیں ہوتے بلکہ انہیں پہلے سے کہیں زیادہ قابل احترام گردانا جاتا ہے مغربی تہذیب اس کے بالکل برعکس نقشہ پیش کرتی ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے پر پرزے نکالے تو وہ گھونسلے سے اڑ گئے۔ دانہ دنکا چگنے کہیں اور چل دیئے اور بوڑھے ماں باپ اپنی بڑھتی ہوئی جسمانی کمزوریوں اور نت نئے ظاہر ہونے والے عوارض کے ساتھ خالی گھر میں ٹھوکریں کھانے کے لئے رہ گئے۔ ان کی حالت قابل رحم ہو جاتی ہے۔ کوئی نہیں جو ان سے بات تک کرے۔ کوئی نہیں جو ان کے دکھ درد کا ساتھی بن سکے۔ کوئی نہیں جو بخار میں پھنکتے ہوئے بوڑھے کو ایک گلاس پانی کا ہی پیش کر سکے۔ کبھی کبھار ٹیلیفون ضرور بجتا ہے اور بیٹے دو منٹ بات کر لیتے ہیں۔ ہاں! کرسمس اکثر یہ خوش قسمتی بھی لاتا ہے کہ ان کی ترسی ہوئی نگاہیں پھر اپنوں کے چہروں کو حریصانہ اور مشتاقانہ دیکھ سکتی ہیں۔ لیکن اس مختصر سی ملاقات کی خوشی پہ پھر جدا ہو جانے کا خوف بے طرح طاری رہتا ہے اس لئے یہ خوشی بھی ادھوری رہ جاتی ہے۔ مگر یہ تو تھا معاشرہ کا سلوک بڑے بوڑھوں کے ساتھ۔ لیکن گورنمنٹوں کا سلوک اس سے بالکل مختلف ہے، تفصیل اس کی دلچسپ ہے جو قارئین کو پیش کرنا چاہونگا۔

مغربی ممالک کی گورنمنٹیں اس تاثر کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہیں کہ مغرب میں بوڑھوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ ان کو دی جانے والی مراعات ملاحظہ کریں گے تو معلوم ہو گا کہ معاملہ واقعی اس کے برعکس ہے۔ آپ ۶۵ سال کے ہوئے تو پریشان ہونے کی بجائے خوشی منائیے کہ آپ اس زمرے میں شامل ہو گئے جس کو کئی مراعات حاصل ہیں۔ آپ سینئر سٹیزن ہو گئے یعنی معمر ہونے کی بجائے معزز ہونے کا احساس غالب ہو گا۔ سینئر سٹیزن یا معزز شہری بہت سی مراعات کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ مثلاً یہاں (میں کینیڈا کے حوالے سے بات کر رہا ہوں) ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ ہیلتھ انشورنس کروائے۔ آپ ۶۵ سال کے ہیں۔ معزز شہری ہیں آپکی انشورنس مفت ہو گی۔ اس کے طفیل آپ کو طبی امداد کی سہولتیں مل جائیں گی۔ آپ بیمار ہوں تو متعلقہ ڈاکٹر سے رجوع کر سکتے ہیں۔ آپ کو فیس نہیں دینی پڑے گی۔ دانت اور آنکھ کے امراض کی کچھ سہولیات ملیں گی۔ لیکن یہ کافی نہیں اس لئے آپ کو بلیو کراس انشورنس بھی لینی پڑے گی اور اس کے لئے ہر فرد کو ۱۷٫۵ ڈالر سالانہ ادا کرنے ہونگے لیکن اگر آپ معزز شہری ہیں تو اس رقم کی ادائیگی سے مستثنیٰ ٹھہرتے ہیں آپ کا علاج مفت ہو گا (اور علاج مغربی ممالک میں بہت مہنگا ہے) اب آپ دواؤں کی فقط ۲۰ فی صد قیمت ادا کریں گے۔ باقی رقم انشورنس والے دیں گے۔ ایمبولینس کی ضرورت پڑ جائے تو آپ کچھ ادا نہیں کریں گے۔ مصنوعی آنکھ یا دوسرے مصنوعی اعضاء ڈاکٹر تجویز کرتا ہے تو ان کا بہم پہنچانا انشورنس والوں کی ذمہ داری ہے۔ آپکے دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو دانت کی درد تو محسوس ہو گی پیسوں کی ادائیگی کی چبھن نہیں۔ حتیٰ کہ گھر پہ نرس رکھنے کی ضرورت پڑ جائے تو بھی آپ انشورنس والوں سے مدد لے سکتے ہیں۔ یہ تو تھیں وہ سہولیات جو ۲۵ ڈالر دینے والوں کو بھی ملیں گی۔ مگر آپ تو ٹھہرے معزز شہری اس لئے ایکسٹنڈڈ ہیلتھ پروگرام (جو صرف آپ کے لئے ہے) آپ مزید مراعات کے حقدار ہیں۔ مثلاً عینک کی ضرورت پڑ جائے تو وہ حاضر ہو جائے گی مصنوعی دانتوں کا سیٹ چاہیئے تو وہ مل سکتا ہے۔ کانوں کے لئے سننے کا آلہ درکار ہے تو غم نہ کیجئے۔ ویل چیئر کی ضرورت پڑ گئی ہے تو پریشان نہ ہوں آپ معزز شہری ہیں اور ان کے حقدار ہیں۔ بعض اوقات یوں بھی ہو سکتا ہے کہ آپ گھر پہ بالکل اکیلے ہیں۔ بڑھاپے میں کسی شدید بیماری کا حملہ اچانک بھی ہو سکتا ہے۔ اتنا بے بس کر دینے والا حملہ کہ آپ ٹیلیفون بھی نہ کر سکیں۔ پھر بھی فکر نہ کیجئے آپ کو ایک آلہ کی خرید کے لئے ۷۰۰ ڈالر دیئے جائیں گے۔ یہ کلائی پہ باندھئے یا گلے میں لٹکائیے۔ بوقت ضرورت صرف بٹن دبا دیجئے اور طبی امداد آپ تک پہنچ جائے گی۔ غرضیکہ وہ ساری سہولیات جن کی مدد سے آپ نارمل زندگی گذار سکیں آپ کو مفت مل جائیں گی۔ کسی تردد کی ضرورت نہیں آپ معزز شہری ہیں اور ان سب مراعات کے حقدار۔

مراعات کی تفصیل ابھی ختم نہیں ہوئی یہ تو تھیں طبی مراعات۔ لیکن آپ کی کچھ اور ضروریات بھی ہیں۔ سو کچھ ان کا ذکر بھی ہو جائے۔ بینک تو آپ کو معزز تسلیم کرنے کیلئے زیادہ ہی بے تاب نظر آتے ہیں وہ تو اس کا بھی انتظار نہیں کرتے کہ آپ ۶۵ سال کے ہوں۔ آپ نے ۶۰ برس کی حد عبور کی اور انہوں نے کچھ رعایت آپ کو دے دیں۔ مثلاً اب آپ چیک بے دھڑک کاٹیئے (یعنی اگر بینک میں پیسے ہیں تو) آپ سے چیک کی قیمت نہیں لی جائے گی۔ بینک ڈرافٹ اگر بنواتے ہیں تو کمیشن وصول نہیں کیا جائے گا۔ جمع شدہ رقم کا منافع آپ کو زیادہ ملے گا۔ اور اگر چاہیں تو منافع ہر ماہ لے سکتے ہیں۔ اگر آپ نے بعض بل بینک کی معرفت ادا کرنے ہیں تو آپ سے سروس چارجز نہیں لئے جائیں گے۔ اب ٹرانسپورٹ کی سہولت لیجئے۔ آپ ہوائی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ برطانیہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے دو معزز افراد گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پاکر ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے رخصت ہو گئے۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے جملہ ممبران اس موقع پر اپنے دلی جذبات تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے انکے درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہیں۔ یہ دونوں بزرگ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ان میں سے ایک بزرگ تو قادیان میں ہی وفات پاگئے اور دوسرے نے لاہور (پاکستان) میں وفات پائی۔

پہلے بزرگ محترم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ بہت نیک انسان تھے اور ان کا دل احمدیت کی محبت سے پُر تھا۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور ہر ایک سے مسکراتے چہرہ کے ساتھ ملتے تھے۔ بڑی عمر میں بھی سائیکل پر سوار ہو کر بیت آتے تھے۔ بہت عبادت گذار تھے اور آج کل قرآن کریم حفظ کر رہے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں انہوں نے 'A' لیول تک گورمکھی زبان سیکھی تاکہ اس سے جماعت کی خدمت کر سکیں۔

دوسری بزرگ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب آف ارلز فیلڈ لندن ہیں۔ آپ بچپن سے ہی بہت نیک تھیں چھوٹی عمر میں ہی شادی کے بعد ۱/۸ حصہ کی وصیت کر دی تھی اور کوشش کرتی تھیں کہ شرح سے زیادہ چندہ ادا کریں دارالیمن ربوہ میں قریباً پندرہ سال لجنہ کی صدر رہیں اور لندن آنے کے بعد ارلز فیلڈ حلقہ کی قریباً ۱۲ سال لجنہ کی صدر رہیں۔ بہت عبادت گذار اور تہجد گذار تھیں۔ ہر ایک سے اخلاق سے ملتی تھیں۔ غریبوں سے ہمدردی اور انکی مدد کرنے والی تھیں اپنی اولاد کی احسن طریق سے تربیت کی اور ان کی ساری اولاد جماعت کی خدمت گذار ہے۔

ان دونوں افراد کی یہ خوش قسمتی ہے کہ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء میں بہت ہی اچھے رنگ میں ان دونوں کا ذکر فرمایا۔ حضور کے یہ الفاظ انکے لئے اور انکی نسلوں کے لئے ہمیشہ یادگار رہیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔

جماعت احمدیہ سیرالیون

مولانا خلیل احمد صاحب مبشر امیر مربی انچارج احمدیہ جماعت سیرالیون نے مولانا نصیر الدین احمد صاحب شیخ اور مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کی وفات پر احمدیہ جماعت سیرالیون نے جو قرارداد پاس کی ہے وہ ارسال فرمائی ہے۔ اس میں محترم شیخ صاحب کے سلسلے میں اس بات کا خاص طور پر ذکر ہے کہ آپ نے سیرالیون میں پہلا سیکنڈری سکول کھولا اور اس طرح آپ نے نہ صرف مربی کی حیثیت سے اس ملک میں کام کیا بلکہ ایک ماہر تعلیم کی حیثیت سے بھی۔ اس کے علاوہ آپ ایک سند یافتہ صحافی بھی تھے۔

مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کے سلسلے میں اس قرارداد تعزیت میں کہا گیا ہے کہ آپ نے جماعت کے تعلیمی اداروں کو خاص وسعت دی اور پرائمری اور سیکنڈری سکول کھولنے میں جو آپ نے مساعی فرمائیں وہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ سیکنڈری سکولوں میں خاص طور پر فری ٹاؤن، بواجے بو اور جورُو کے سکولوں کا ذکر ہے۔ اسی طرح آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ آپ نے فری ٹاؤن میں ایک نہایت خوبصورت مشن ہاؤس تعمیر کروایا اور لیسٹر کی پہاڑی پر ایک احمدیہ بیت بھی تعمیر کروائی۔ مزید کہا گیا ہے کہ ان دونوں حضرات نے احمدیہ جماعت کی مختلف پہلوؤں سے نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں احمدیہ جماعت سیرالیون نے دونوں کے لئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے دیگر کارکنان کے دلوں میں بھی ایسی ہی قربانیوں کا جذبہ پیدا کرے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

جہاز سے جانا چاہیں یا بس میں سوار ہونا چاہیں آپکو کرایہ میں ۱۰ فی صد رعایت ملے گی۔ لوکل بس کے لئے آپ کو رعائتی نرخ پر پاس مل سکتا ہے۔ آپ سارا دن ادھر سے ادھر چکر لگائیے اور پرواہ نہ کیجئے۔ ایک مسئلہ رہائش کا ہوتا ہے۔ اگر آپ بے گھر ہیں تو گورنمنٹ کم کرایہ پر گھر مہیا کرے گی کم کرایہ کے بھی پیسے نہیں تو گورنمنٹ ۱۲۰۰ ڈالر سالانہ ٹیکس گرانٹ دیگی۔ اگر آپ خوش نصیب ہیں اور گھر آپکا اپنا ہے لیکن بڑھاپے میں پراپرٹی ٹیکس کی فکر دامن گیر ہے تو گورنمنٹ آپ کی مدد کو آئے گی۔ اور ایک ہزار ڈالر تک گرانٹ دے گی۔ اگر گھر مرمت طلب ہے اور آپ میں اتنی سکت نہیں تو بھی غم نہ کیجئے۔ گورنمنٹ چار ہزار ڈالر سے آپکی امداد کرے گی۔ اگر خدانخواستہ آپ ویل چیئر پر آگئے ہیں اور گھر میں اس کے لئے مناسب تبدیلیوں کی ضرورت ہے تو آپ کو پانچ ہزار ڈالر کی گرانٹ مل سکتی ہے۔ چلئے آپ کے بہت سے مسائل حل ہو گئے۔ لیکن آمدنی کی کیا صورت ہوگی؟ اس کے لئے بھی کئی پروگرام ہیں۔ ایک تو آپ بڑھاپے کی پنشن کے حقدار ہیں۔ خواہ آپکے اور وسائل بھی ہوں اور خواہ آپ کینیڈا کے اصل باشندے ہوں یا کسی دوسرے ملک سے آئے ہوں (ہاں اس صورت میں دس سالہ رہائش کی شرط ہوگی) اس سے آپ اپنی آمدنی میں ۵۳۳ ڈالر ماہانہ کا اضافہ کر لیں گے۔ لیکن اگر اور کوئی ذریعہ آمدن نہیں تو یہ رقم تو تھوڑی ہے۔ اس لئے آپ کو مزید ۲۲۴ ڈالر ماہانہ ادا کئے جائیں گے۔ اور یوں آپ کی بہت سی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ یہ ہیں عنایات خسروانہ اور مسلسل انعامات کی بارش محض اس لئے کہ آپ معزز شہری قرار دیئے جا چکے ہیں۔ آپ کی ضروریات کی نوعیت مختلف ہے اور آپکی نگہداشت ہی نہیں بلکہ ہر لحاظ سے خیال رکھنا گورنمنٹ نے اپنے ذمے لے لیا ہے۔ یہ ہے ایک صحیح ویلفیئر سٹیٹ ہونے کا عملی مظاہرہ۔ کاش یہ دینی جذبہ ہمارے اسلامی ملکوں میں بھی جھلکتا ہوا نظر آئے۔

بڑے بوڑھوں کی بات کچھ زیادہ ہی لمبی ہو گئی۔ اس لئے نونہالوں کی بات مزید مختصر ہو جائے گی اور اس مضمون میں کہنی بھی فقط ایک ہی بات ہے۔ یعنی کس طرح مغرب اسلامی اقدار اور احکامات کی تصدیق کرتا ہے۔ اور ان کے صحیح ہونے کو تسلیم کرتا ہے۔ اور ماہرین اس کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً بچوں کا ختنہ کروانا ہے۔ جس پہ اعتراض بھی ہوتے ہیں اور بعض اوقات مذاق بھی اڑایا جاتا ہے۔ اس ابراہیمی سنت کو مسلمان ہی نہیں یہودی بھی اکثر اپناتے ہیں اور یہودی بچوں کے بھی اکثر ختنے ہوتے ہیں۔ مگر قارئین کے لئے یہ امر دلچسپی کا باعث ہوگا کہ عیسائی بھی اپنے بچوں کے ختنے کرواتے ہیں مثلاً ایڈمنٹن (کینیڈا) میں ۱۹۸۱ء میں ۸ر۴۸۹ بچوں کے ختنے کئے گئے۔ جبکہ ۱۹۸۹ء میں ۶ر۱۵۸ بچوں کے ختنے ہوئے۔ تعداد میں کمی کی ایک وجہ یہ بنی کہ ۱۹۸۹ء میں ہیلتھ انشورنس والوں نے اس اپریشن کو (جس کی فیس ۸۰ ڈالر ہے) اپنی مراعات کے دائرہ سے نکال دیا۔ مگر اس کے باوجود اگر چھ ہزار سے زائد نے ختنے کروائے تو اس کی ایک وجہ ماہرین کی رائے تھی۔ البرٹا یونیورسٹی کے ایک میڈیکل سپیشلسٹ کا کہنا ہے کہ ختنہ کے نتیجہ میں جنسی بیماریوں میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ امریکہ میں ریسرچ کے نتیجہ میں ۱۹۸۱ء میں ایک رپورٹ شائع کی گئی جس کے مطابق ایک سالہ ختنہ کروانے والے بچوں میں پیشاب کی نالی میں سوزش کی بیماری ان بچوں سے تین گنا کم تھی جن کے ختنے نہیں ہوئے تھے۔ اس ریسرچ کے نتیجہ میں امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس کو تسلیم کرنا پڑا کہ ختنہ کروانے کے بدیہی فائدے ہیں۔ ماہرین کی ان آراء سے اسلامی حکم کی تصدیق ہو گئی۔ یہ تو تھی ماہرین کی رائے مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو ختنہ تو کروا لیتے ہیں مگر بعد میں اسے غلطی سمجھتے ہیں اور اس غلطی کی "تصحیح" کے لئے ایک اپریشن (جس کے لئے امریکن ڈاکٹر ۲۰ ہزار ڈالر تک لیتے ہیں) کے لئے تیار ہو جاتے ہیں مگر اتنی رقم خرچ کرنے والے کم ہی ہوتے ہیں۔ بہر حال ماہرین نے تسلیم کر لیا ہے کہ ختنہ عبث یا نقصان دہ نہیں بلکہ ایک ضروری اور فائدہ مند بات ہے۔ اور عیسائی بھی اپنے بچوں کے ختنے کروا کے اس اسلامی حکم کی سچائی کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔

خدا کو کبھی نہ بھولو

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور اللہ کو ہر وقت یاد کرتے رہو جو اس کے حضور گر جاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہو سکتے۔ وہی نہیں بلکہ حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا کے بندوں کی اپنی عمر میں سات پشتوں تک کی اولاد کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ یہ ترقی کا گُر ہے کہ تم خدا کو کبھی نہ بھولو۔ تم اور تمہاری اولاد اور پھر اولاد کی اولاد بھی کبھی ضائع نہ ہوگی۔ تم اللہ کے حضور پسندیدہ ہو جاؤ۔ خدا اپنے ہر ایک بندے سے وفاداری کرتا ہے۔"

(خطبات جمعہ جلد اوّل صفحہ ۸۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب : پریم سندلیسہ

شاعرہ : ڈاکٹر فہمیدہ منیر

گذشتہ دنوں ہم نے ڈاکٹر فہمیدہ منیر کے ایک مجموعۂ کلام کا تعارف آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا اور یہ بھی آپ کو بتایا تھا کہ انہوں نے ایک ساتھ ہی دو مجموعہ ہائے کلام شائع کئے ہیں۔ دوسرے مجموعہ کلام کا چند روز میں تعارف پیش کیا جائے گا۔ چنانچہ آج کی نشست میں ڈاکٹر فہمیدہ منیر کے دوسرے مجموعہ کلام جس کا عنوان "پریم سندلیسہ" ہے کا تعارف پیش خدمت ہے یہ مجموعہ ۱۳۴ صفحات پر مشتمل ہے اور صد سالہ احمدیہ جشن تشکر ۱۹۸۹ء کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ لاہور نے شائع کیا ہے اس کے آغاز میں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو مکتوب گرامی درج کئے گئے ہیں۔ ایک مکتوب گرامی کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"آپ کا کلام جو غزل اور گیت پر مشتمل ہے بہت پسند آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص بھرے جذبات کو قبول فرمائے اور بہترین رنگ میں اجر عطا کرے۔ گیت تو بہت ہی اچھا ہے اور ہے بھی ہندی طرز کا گیت۔ اس نے تو کمال کر دیا ہے معلوم ہوتا ہے ہندی دوہوں کی طرز کو آپ کے دل سے طبعی نسبت ہے۔ میرے دل میں آپ اور آپ کے کلام کی بہت قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی نعمتیں عطا کرے۔ اپنے میاں اور بچوں کو میرا محبت بھرا اسلام کہہ دیں"

اس کا "پیش لفظ" چونکہ اسی شخص کا لکھا ہوا ہے جو اب "پریم سندلیسہ" کا تعارف آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے (یعنی یہ خاکسار نسیم سیفی) اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تعارف پیش لفظ ہی کے ذریعہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ لکھا ہے۔

"ڈاکٹر فہمیدہ منیر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معروف شاعرہ ہیں احمدیہ جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے رسائل میں ان کے اشعار ہر چھوٹے بڑے کی نظر سے گذرتے ہیں لیکن اب ان کا مجموعۂ کلام شائع ہو رہا ہے اور یہ دیباچہ تحریر کرنے کی غرض سے میں نے ان کا یہ مجموعہ شروع سے آخر تک پڑھا تو مجھے شدت سے اس بات کا احساس ہوا کہ رسائل میں نظم پڑھنا اور مجموعہ کلام کو دیکھنا ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص پہلے جزو کا مطالعہ کر کے متاثر ہو اور پھر کل کو دیکھ کر سرشار ہو جائے۔ میرے لئے یہ قلبی مسرت کی بات ہے کہ اس دیباچے کے بہانے مجھے سب سے پہلے یہ مجموعۂ کلام دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔

"اس مجموعہ میں غم بھی ہے اور خوشیاں بھی۔ تخیل بھی ہے اور تصور بھی، تشبیہات بھی ہیں اور استعارے بھی، ایمانی حرارت بھی ہے اور جذبات کی شدت بھی، اور میں ان ساری باتوں کو ایک فقرے میں کہنا چاہوں تو شاید بات یوں بنے گی کہ اس مجموعہ کے اشعار زندگی کے اتنا قریب ہیں کہ ہر قاری ان سے لطف اندوز ہو سکتا ہے اور کسی نہ کسی جذبے یا کسی نہ کسی زاویہ نظر کی تسکین کا سامان حاصل کر سکتا ہے۔

اکثر لوگ شاعروں سے پوچھتے ہیں کہ تم شعر کیوں کہتے ہو۔ وہ اس کے اشعار سے لطف اٹھاتے ہیں۔ حسب ضرورت استعمال بھی کرتے ہیں لیکن اس بات کی یا انہیں سمجھ نہیں آتی یا یونہی یہ سوال ان کے ذہن میں رہتا ہے۔ اس لئے وہ یہ سوال کرتے ہی رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہایت اختصار سے جواب دیا جائے تو یہ کہنا مناسب ہو گا کہ شعر کہنا ایک فن ہے اور یہ فن جذبے سے تعلق رکھتا ہے اور جذبہ اظہار چاہتا ہے۔ اس جذبے کو فنی طور پر ظاہر کرنے کے لئے شعر کہا جاتا ہے۔ یہ جذبہ اشعار کی صورت میں بھی وقوع پذیر ہو سکتا ہے اور احساسات کی دنیا میں ہلچل کا باعث بھی۔ گردوپیش سے متاثر ہو کر جو جذبہ جس رنگ میں بھی پیدا ہو اس کا اظہار بھی شاعر کی ایک ضرورت بن جاتا ہے چونکہ انسان کی نظر ہمیشہ بلندیوں کی طرف رہی ہے۔ اس لئے پروازِ تخیل بھی اسے تسکین دیتی ہے اور وہ اس سے قلبی سرور حاصل کرتا ہے۔ لیکن جس طرح بلندیوں پر نظر رکھنے کے باوجود انسان کے قدم زمین پر ہی رہنے لازمی ہیں۔ اسی طرح پروازِ تخیل بھی اگر زندگی کے حقائق سے قوت حاصل کرے تو شعر میں اس کا اظہار سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے لیکن یہ بات قابل ذکر بھی ہے اور فکر کا بھی تقاضا کرتی ہے کہ اپنے معاشرہ (اور یہاں زور اپنے پر ہے) کی ذہنی، قلبی اور روحانی ضروریات اور ان میں خلاء کو پر کرنے کی خواہش اور اس کا مناسب بیان شاعر کو مقبول بھی بنا دیتا ہے اور اس کے وجود کو نافع الناس بھی۔ ایسے ہی شعراء کے اشعار زبان زد عام ہوتے ہیں اور ضرورت کے مطابق بار بار دُہرائے جاتے ہیں اور لوگوں کی خوش ذوقی کا باعث بنتے ہیں۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر کے اشعار ہمارے معاشرہ کی ضروریات کو پورا بھی کرتے ہیں اور قدم آگے بڑھانے اور بہتر سے بہتر کی تلاش میں سرگرداں کرنے کے کام بھی آتے ہیں۔ واقعات کی صحیح عکاسی، جذبات کی معتبر ترجمانی اور خارزاروں میں کانٹوں سے الجھنے کی ہمت پیدا کرنے کی صلاحیت۔ شام میں غروب آفتاب کا منظر بھی ہے اور طلوع صبح کے حسین نظارے بھی مصائب کو برداشت کرنے کے لئے خود اعتمادی کا سہارا لینا پڑتا ہے اور اس کا سہارا لئے بغیر انسان تھکن کا بھی شکار ہو جاتا ہے اور مایوسی بھی اس کے پاؤں کی زنجیر بن جاتی ہے۔ اس مجموعہ میں خود اعتمادی کا سبق بھی ہے اور خود اعتمادی کے وسائل کا بیان بھی۔

جیسے شاعر سے پوچھا جاتا ہے کہ شعر کیوں کہتے ہو میں ڈرتا ہوں کہ اس دیباچے کی طوالت کے پیش نظر آج آپ مجھ پر یہ سوال نہ داغ دیں کہ دیباچہ کیوں لکھ رہے ہو۔ اگر آپ نے دل میں یہ سوال کر ہی لیا ہے تو لیجئے دبی زبان میں میرا جواب یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اشعار کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانے کے لئے دیباچہ لکھ رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ یہ اشعار پڑھ کر دیباچہ لکھنے کی افادیت کے قائل ہو جائیں گے۔ اب لیجئے وہ شعر سنیئے جنہوں نے مجھ سے یہ دیباچہ لکھوالیا ہے۔

رُک ذرا دیکھ کہ ہر صبح کا تارا چمکا
اک نئی روح نئی جان دل بیتاب بنا

دہکتی ریت پر دم بھر چلا تھا میں تلوے آج
تک سہلا رہا ہوں
یہ مانا دُھول میں پاؤں اٹے ہیں مقدر کی
جبیں چمکا رہا ہوں

خزاں آئی چمن میں یوں بہار آنے سے کچھ پہلے
کہ جیسے جام مے ٹوٹے خمار آنے سے کچھ پہلے

دل توڑ کے اپنوں کا بھی خوش رہتے ہیں کچھ لوگ
ہم سے تو مگر ایسی جہالت نہیں ہوتی

جب دل نے کبھی ٹھوکر کھائی باہوں میں
سمیٹا ہے مجھ کو
پھولوں نے جو دامن تار کیا کانٹوں نے لپیٹا
ہے مجھ کو

سحر کی ناگنوں کا کوئی ڈر نہیں ہم نکل آئے
ہیں میداں میں
معجزے جب دعاؤں کے ہمراہ ہوں پاؤں
کے نیچے دھرتی سمٹ جائیگی

وقت مٹھی میں رہتا نہیں ساتھیو
آئینہ جھوٹ کہتا نہیں ساتھیو
جھوٹ تو آنچ سہتا نہیں ساتھیو
بات جھوٹی بنا کر کہاں جاؤ گے

سچ ہے "بات جھوٹی بنا کر کہاں جاؤ گے" اس لئے میں نے جو کچھ لکھا ہے سچ سچ لکھا ہے اور دل کی گہرائیوں میں محسوس کر کے لکھا ہے۔ میری دعا ہے کہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر لکھتی رہیں۔ یہ کلام سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا اہم باب ہے اور یہ باب

باقی ص۸ پر

بقیہ: ص۱ سے آگے

جائے۔ یہی ایک طریق ہے جس سے انسان حقیقی معنوں میں گناہوں سے نجات پا سکتا ہے۔ حضرت ربانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں:-

"افسوس کا مقام ہے کہ یہ دُنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں کہ گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان غافل اور نا سمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔ اگر یہ لوگ جو میرے کہلاتے ہیں اس طرف توجہ کرتے تو کیا اچھا ہوتا۔ دُنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے جو ایک دردمند دل کو گھبرا دیتی ہے۔ بعض لوگ تو کھلے طور پر طالب دنیا ہیں اور ان کی ساری کوششیں اور تگ و دو دنیا تک محدود ہے لیکن بعض لوگ ہیں تو اسی مردود دُنیا کے طلبگار۔ مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں۔ جب اس چادر کو اٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبو موجود ہے۔ یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲)

یہ پہلو جو ہے اس کو خاص طور پر پیشِ نظر رکھیں کہ محض دین کی چادر اوڑھ لینا کافی نہیں بلکہ حقیقت میں اس چادر کے اندر کی زندگی ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں رہتی ہے پس جب تک ہم پوری کوشش کر کے چادر سے باہر کی زندگی کو چادر کے اندر کی زندگی کے مطابق نہ کر لیں اس وقت تک ہم مقام امن میں نہیں آ سکتے اور یہ بات کہنے کو آسان ہے۔ لیکن بہت مشکل بات ہے ایسی بات ہے جس پر ساری زندگی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۹۴ میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد اکرم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد نواب شاہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ مالیتی ۔/۲۰،۰۰۰ روپے (۲) ۲ ۱/۲ تولہ سونا مالیتی ۔/۹،۰۰۰ روپے (۳) سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے کل جائیداد مالیتی ۔/۳۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حمیدہ بیگم زوجہ محمد اکرم مکان نمبر 836/26 A II ارشاد منزل لطیف آباد کیمپ نمبر ۲ نواب شاہ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد اکرم خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۱۸/۵ دارالعلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۹۵ میں چوہدری ندیم احمد ولد چوہدری نعیم احمد صاحب قوم بدھشے جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۶۱۷ بلاک ڈی لطیف آباد ضلع حیدر آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری ندیم احمد ۲۶۱۷ بلاک ڈی لطیف آباد حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۷۷۱۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خالد محمود وصیت نمبر ۲۶۴۵۰۔

مسل نمبر ۲۸۳۹۶ میں محمد عنایت اللہ ولد باغ علی صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت ۱۹۷۴ء کارکن دارالضیافت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۲-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۹۴۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد عنایت اللہ کارکن دارالضیافت ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۷۴۴۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حمید احمد خالد وصیت نمبر ۱۵۶۳۰۔

مسل نمبر ۲۸۳۹۷ میں فریدہ طلعت بنت رشید احمد سرور قوم جٹ وینس پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰/۷ دارالیمن وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والد صاحب کے ترکہ کا کیس دارالقضاء میں ہے ترکہ کے وارث تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فریدہ طلعت بنت رشید احمد سرور ۲۰/۷ دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اسماعیل اسلم صدر مجلس موصیاں دارالیمن وسطی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار میجر برکت علی وصیت نمبر ۱۲۱۶۳

مسل نمبر ۲۸۳۹۸ میں حمیرا جبیں بنت رشید احمد سرور قوم جٹ وینس پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰/۷ دارالیمن وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والد کا کیس دارالقضاء میں ہے جس کے وارث تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ حمیرا جبیں بنت رشید احمد سرور ۲۰/۷ دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اسماعیل اسلم صدر مجلس موصیاں دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار میجر برکت علی وصیت نمبر ۱۲۱۶۳۔

مسل نمبر ۲۸۳۹۹ میں رضیہ ریحانہ بیوہ رشید احمد صاحب بدوملہی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر B-10/37 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۱۳۰ گرام مالیتی ۔/۳۹۶۵۰ روپے۔ (۲) حق مہر ایک ہزار روپے بصورت مکان ۱۸/۱ دارالعلوم غربی برقبہ ایک کنال مالیتی ساٹھ ہزار روپے (۳) ترکہ خاوند رشید احمد صاحب وصیت نمبر ۶۶۷۶ کا شرعی حصہ ۱/۸ جو بھی ہوگا اس پر ادائیگی کروں گی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ رضیہ ریحانہ بیوہ رشید احمد مکان نمبر B-10/37 فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حمید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالرؤف وصیت نمبر ۵۳۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ ورلڈ کپ ۹۲ کی فاتح پاکستانی کرکٹ ٹیم کا لاہور پہنچنے پر ہزاروں پرستاران کرکٹ نے ان کا والہانہ پرجوش اور تاریخی استقبال کیا۔ ایئرپورٹ سے داتا دربار تک پھول ہی پھول نظر آتے تھے۔ سارا راستہ پھولوں کی پتیوں سے ڈھک گیا۔ "پاکستان کرکٹ ٹیم زندہ باد" میری آن میری شان عمران خان عمران خان کے نعرے لگائے گئے زندہ دلانِ لاہور نے تمام حفاظتی انتظامات توڑ دیئے اور عمران خان اور دوسرے کھلاڑیوں کو کندھوں پر اٹھا لیا۔

○ مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد خان جونیجو نے عید کے فوراً بعد مسلم لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں اے این پی اور مسلم لیگ کے تنازعہ پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں پارٹی صدر نے عہدیداروں کے خلاف کارروائی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی منزل اقتدار نہیں بلکہ ہم اصولوں کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ تاکہ معاشرے کو استحصال کی لعنت سے نجات دلائی جائے۔

○ وفاقی وزیر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ہم قائداعظم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کون سے وزراء نے اے۔ ایف پی سے معافی مانگی ہے۔

○ وزیراعظم آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان نے کہا ہے کہ لبریشن فرنٹ کی طرف سے کنٹرول لائن پار کرنے کی کوششوں سے تحریک آزادی کشمیر کو نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین سے کوئی اختلاف نہیں البتہ لبریشن فرنٹ سے نظریاتی اختلاف ہے۔

○ جموں کشمیر جمہوری اتحاد عید کے بعد سردار قیوم کے خلاف تحریک شروع کرے گا۔ یہ بات بیرسٹر سلطان محمود سردار خالد اور اسحاق ظفر کی پریس کانفرنس میں بتائی گئی۔

○ وفاقی وزیر اسلم خٹک نے کہا ہے کہ مذہبی جماعتوں نے اسلام کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اس لئے ان کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیئے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ اسلامی اتحاد کا اگلا اجلاس آخری ہو سکتا ہے۔

○ چولستان میں ۶، بھارتی جاسوس گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان کے قبضہ سے پاکستان مخالف لٹریچر حساس آلات اور اہم دستاویزات ملی ہیں۔

○ سکھر تعلیمی بورڈ کے سیکرٹری عزیز صدیقی ڈاکوؤں کی فائرنگ سے شدید زخمی ہو گئے۔ ڈاکوؤں کو پکڑتے ہوئے ان کے چوکیدار نے جان دے دی۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے پانچ اہم سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ خیال ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستانی حکومت کشمیریوں کے ساتھ سیاسی مکالمے کا آغاز کرنا چاہتی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں لبریشن فرنٹ کا کنٹرول لائن کی طرف مارچ روکنے کے لئے بھارتی فوج نے سرینگر میں کرفیو لگا دیا گھر گھر تلاشی لی گئی مجاہدین نے ہر جگہ پاکستانی پرچم لہرا دیئے۔ مجاہدین اور بھارتی فوج میں جھڑپ میں سات فوجی مارے گئے اور تین مجاہد شہید ہو گئے۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

کھلا رہنا چاہیئے اور اس میں روز بروز اضافہ ہونا چاہیئے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں دنیا والوں کا لٹریچر صرف آثار قدیمہ میں رہ سکے گا وہاں دین والوں کا لٹریچر ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا۔ اس کی چمک بڑھے گی اور بڑھتی رہے گی۔

خدا کرے کہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر ہمیشہ لکھتی رہیں۔

یہی دیباچہ تعارف کا کام دے سکتا ہے اس لئے مزید کچھ کہے بغیر اب آپ کو اس بات کی دعوت دی جاتی ہے کہ آپ پریم سندیسہ جہاں سے بھی مل سکے لیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔ (ن۔س)

بچیوں کی تعلیم کے لئے معیاری تعلیمی درسگاہ

داخلہ شروع ہے

۱۔ نرسری تا پنجم (انگلش میڈیم) برائے طلباء و طالبات۔ فارم داخلہ ۱۶ اپریل تک وصول کئے جائیں گے۔ انٹرویو مورخہ ۱۸ اپریل بروز ہفتہ ہوگا۔

۲۔ نرسری تا پنجم (اردو میڈیم) برائے طلباء و طالبات

۳۔ ششم تا دہم برائے طالبات داخلہ محدود نشستوں پر ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس

ـــ دفتر سے حاصل کریں ـــ

پرنسپل یونیق سکالرز اکیڈیمی یونیورسٹی روڈ

۱۴/۴ دارالعلوم غربی۔ ربوہ

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان کا

ـــ ماہانہ پروگرام ـــ

•۔ ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

•۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی نمبر ۱۱ اسلام آباد

•۔ ۱۵، ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ

•۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی

•۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان

★ باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔

مینجر

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	12/-	BABY TONIC
۲۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	30/-	BABY GROWTH COURSE
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	100/-	BODY BUILDING COURSE
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	100/-	DWARFISHNESS COURSE
۵۔ بول بستری کورس	35/-	BED URINE COURSE
۶۔ مٹی چھوڑ کورس	20/-	MITI CHOUR COURSE
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	50/-	MARASMAS COURSE
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	20/-	SLOW DENTITION CURE
۹۔ بے ترتیب دانت کیور	20/-	IRREGULAR TEETH CURE

•۔ ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن •۔ تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
•۔ مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں۔
•۔ لاہور: کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ •۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
•۔ راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر •۔ پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر •۔ کوئٹہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ •۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
•۔ کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی •۔ حیدرآباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ •۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
•۔ گوجرانوالہ: کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ
فون ۱۷۷، ۶۰۶

ضمیمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

انتقال فرما گئیں

تدفین لندن میں امانتاً کی جائیگی

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی طرف سے احباب جماعت کو صبر کی تلقین

احباب جماعت کی خدمت میں انتہائی دُکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع پہنچائی جاتی ہے کہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز ۲۔ اور ۳۔ اپریل ۱۹۹۲ء کی درمیانی رات لندن کے وقت کے مطابق بارہ بج کر تین منٹ اور پاکستان کے وقت کے مطابق چار بج کر تین منٹ پر انتقال فرما گئیں۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ حضرت سیدہ صاحبہ کی عمر ۵۴ سال تھی۔

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا جسدِ خاکی امانتاً لندن میں دفن کیا جائے گا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس موقعہ پر فرمایا: احباب جماعت کو صبر کی تلقین کی جائے۔ نیز فرمایا: ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور بچیاں بھی راضی ہیں۔

آپ حضرت مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ امۃ السلام صاحبہ بنت حضرت میرزا بشیر احمد صاحب تھیں۔ حضرت سیدہ امۃ السلام صاحبہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں پیدا ہونے والی حضور کی پہلی پوتی تھیں۔

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حضرت میرزا سلطان احمد صاحب کی پوتی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی تھیں۔

شادی حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ ۵، دسمبر ۱۹۵۷ء کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ کے عقد میں آئیں۔ سیدنا حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے مبلغ گیارہ سو روپیہ حق مہر پر نکاح پڑھایا۔ ۸، دسمبر کی شام کو ربوہ سے بارات لاہور روانہ ہوئی جہاں حضرت سیدہ کے والد بزرگ قیام فرما تھے۔ ۹، دسمبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اسی روز بارات واپس ربوہ پہنچ گئی۔ ۱۰، دسمبر کو شادی کی خوشی میں ربوہ میں جماعتی اور تعلیمی اداروں میں تعطیل رہی۔ ۱۱، دسمبر بروز بدھ دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔

اولاد حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی اولاد چار بیٹیاں ہیں جن کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں:۔

۱۔ مکرمہ ومحترمہ شوکت جہاں صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا سغیر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔

۲۔ مکرمہ ومحترمہ فائزہ احمد صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ابن حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث۔

۳۔ عزیزہ مکرمہ یاسمین رحمٰن صاحبہ

۴۔ عزیزہ مکرمہ عطیۃ المجیب صاحبہ

غیر ملکی دورے حضرت سیدہ صاحبہ غیر ملکی دوروں کے دوران ہمیشہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ہمراہ رہیں اس طرح سے آپ کو گذشتہ دس سال میں دُنیا بھر کے ممالک میں واقع احمدیہ جماعتوں کے دورہ کا موقع ملا۔ جہاں پر آپ نے کئی جگہ احمدی خواتین سے خطاب فرمایا۔

اپریل ۱۹۸۴ء میں آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی لندن روانگی کے تاریخی سفر میں بھی آپ ہمراہ تھیں۔ آپ کا آخری سفر صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کا سفر تھا۔

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ بے حد سادہ اور کم گو تھیں۔ طبیعت میں لطیف مزاح تھا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی امامت سے قبل اپنے طبعی حجاب کی بناء پر کبھی تقریر بھی نہ کی۔ لیکن بعد میں جب حضور امام جماعت احمدیہ کے منصب پر فائز ہوئے تو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے بھی بعض تقاریر کیں جو بڑے اعلیٰ پایہ کی تقاریر تھیں۔ غریبوں اور نوکروں کا بے حد خیال رکھتیں۔

حضرت سیدہ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ کا بے حد خیال رکھنا تھا۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب طبعاً بہت تیز رو وجود ہیں۔ آپ جیسے متحرک اور فعال وجود کا ہم پلّہ رفیق بننا ایک بے حد مشکل کام تھا۔ لیکن حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے حضور ایدہ اللہ کا فعّال ساتھی بن کر دکھایا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ صدمہ اور دُکھ کی اس گھڑی میں اپنے مولا کریم کے آگے جُھک جائیں۔ ہر عُسر یُسر اور تنگی و آسائش میں مولا کریم ہی ہمارا سہارا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کا دکھ کی اس گھڑی میں حامی و ناصر ہو۔ حضرت سیدہ کے درجات بلند کرے اور حضرت سیدہ کی صاحبزادیوں اور خاندان حضرت اقدس کے دیگر افراد کو اس صدمہ کو صبر جمیل سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ کے درجات بلند کرے۔ آپ کو اپنی رحمت و برکت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت میں آپ کو اپنے درجاتِ قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ / جمعہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ
۳ شہادت ہش ۱۳۷۱
۳ اپریل ۱۹۹۲ء / نمبر B-۷۸

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ